ABDUL JABBAR SHAKIR'S LETTERS OF SEERAH A RESEARCH STUDY

عبد الجبار شاکر کے مکتوبات سیرت (ایک تحقیقی مطالعہ)

Hameeda Makki, Research Scholar, Dept. of Islamic Learning, Federal Urdu University, Karachi. Email: ummeuhban2015@gmail.com Orcid ID: https://orcid.org/0000-0002-7507-8852
Hafiz Muhammad Sani, In-Charge Dept. of Quran-o-Sunnah, FUUAST, Karachi. Email: M.sani@fuuast.edu.pk , Orcid ID: https://orcid.org/0000-0002-6919-0880

ABSTARCT:
They are so many famous writers about the life of Holy Prophet (PBUH) in Sub-Continent, and generally its dealt to write from his birth to death because stories of his life are mostly discussed as per the period .But there is an important aspect of Holy Prophets life which relates to our practical life and it must be more focused on. According to this biography can be divided into two types: biography as per period and biography as per practice. Among these famous writers is Professor Abdul Jabbar Shakir who has a great contribution in this field by his lectures, books. In this article I tried my best to highlight on his literature and divided this article into three parts: Biography of Professor Abdul Jabbar Shakir, his scholarly status, his literature on the biography of Holy Prophet. (PBUH).

KEYWORDS: *Seerah letters, letters of Abdul Jabbar Shakir, Seerah writers, biography of Abdul Jabbar Shakir.*

برصغیر پاک وہند میں سیرت نگاری کے حوالے سے بے شمار نام معروف ہیں۔ چونکہ عمومی طور پر سیرت نگاری کا عام مطلب یہ لیا جاتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات زندگی پیدائش تا وفات بیان کر دیے جائیں کیونکہ اس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات زندگی زمانی اعتبار سے بیان کیے جاتے ہیں۔ جبکہ یہ اسوۃ حسنہ کا صرف ایک پہلو ہے اس کے علاوہ اسوۃ حسنہ جب سیرت پر بات کی جائے تو اس میں سیرت طیبہ کے انطباقی پہلوؤں پر زور دیا جاتا ہے۔ لہذا سیرت نگاری کو مذکورہ بالا تفصیلات کے تحت دو اقسام میں بیان کیا جاسکتا ہے۔

اول: سیرت طیبہ باعتبار زمانی ترتیب **دوم:** سیرت طیبہ باعتبار صفات

اکثر سیرت نگاران دونوں اصناف میں سے کسی ایک صنف میں معروف ہوتے ہیں لیکن برصغیر پاک وہند کی موجودہ تاریخ سیرت نگاری کا جائزہ لیا جائے تو ایک بات اظہر من الشمس نظر آتی ہے کہ سیرت طیبہ کے تحقیقی پہلوؤں پر بہت زیادہ کام ہوا ہے اور کچھ محققین سیرت نگاری کی تجزیاتی کیفیات کو بیان کرنے میں مشہور ہوئے جیسا کہ ڈاکٹر محمود احمد غازی رحمہ اللہ، ڈاکٹر عبد الجبار شاکر رحمہ اللہ، اور ڈاکٹر عزیز الرحمن حفظہ اللہ ڈائریکٹر الدعوۃ اکیڈمی کراچی وغیرھا۔ انہی افراد کی فہرست میں ڈاکٹر عبد الجبار شاکر رحمہ اللہ سر فہرست ہیں زیر نظر مقالہ میں پروفیسر ڈاکٹر عبد الجبار شاکر کے ذوق سیرت نگاری کے صرف ایک پہلو پر تفصیلی بات کی جائے گی وگرنہ ڈاکٹر صاحب رحمہ اللہ سیرت پر لیکچرز، سیرت لائبریری، سیرت پر تالیفات وتصنیفات کے حوالے سے تو معروف ہی ہیں۔ اس مقالہ میں ڈاکٹر صاحب رحمہ اللہ کی سیرت نگاری کے اس پہلو پر بات کی جائے گی جس میں انہوں نے سیرت پر لکھی بے شمار کتب پر تقریظات ومقدمہ جات، تعارفی کلمات، تجزیات و تحقیقی کلمات رقم کیے۔ ان مکتوبات سے ڈاکٹر صاحب رحمہ اللہ کے ذوق سیرت کے عمق کا اندازہ ہوتا ہے کہ بسا اوقات کتاب کے ابتدائی صفحات جس میں ڈاکٹر

صاحب رحمہ اللہ نے تعارفی کلمات لکھے ہوں وہ اصل کتاب سے زیادہ قیم محسوس ہوتے ہیں۔ زیر نظر مقالہ کو درج ذیل تین موضوعات میں تقسیم کیا گیا ہے۔ **اول:** ڈاکٹر عبد الجبار شاکر رحمہ اللہ کے حالات زندگی۔ **دوم:** ڈاکٹر عبد الجبار شاکر رحمہ اللہ کا علمی مقام و مرتبہ **سوم:** ڈاکٹر عبد الجبار شاکر رحمہ اللہ کے مکتوبات سیرت

اول: ڈاکٹر عبد الجبار شاکر رحمہ اللہ کے حالات زندگی: عبد الجبار شاکر بن حکیم عبد العزیز مرحوم بن مولوی قادر بخش مرحوم آبائی تعلق ایک علمی گھرانے سے تھا آپ کے والد مرحوم حکیم عبد العزیز جامعہ رحمانیہ دلی کے فارغ التحصیل تھے اور اسی طرح آپ کی والدہ ایک متقی اور پرہیز گار خاتون تھیں۔ ان کا نام ہاجرہ بیگم تھا جو کہ معروف عالم دین حافظ عبد القادر روپڑی کی عزیزہ تھیں۔ پہلے بیٹے کی پیدائش ضلع قصور کے مشہور گاوں میر محمد میں ہوئی جہاں ان کے میکے کے کچھ لوگ آباد تھے۔انہوں نے اپنے بیٹے کا نام نامور عالم دین مولانا عبد الجبار غزنوی کے نام پر عبد الجبار رکھا گیا۔ڈاکٹر عبد الجبار شاک رحمہ اللہ نے جس گود میں پرورش پائی اس کے تقوی کا اندازہ اس امر سے لگایا جاسکتا ہے۔ان کی موت کا واقعہ ان کے تقوی پر بہت بڑی دلیل ہے، ایک سفر کے دوران چھوٹا بیٹا عبد القیوم گود میں تھا کہ بس کا حادثہ ہو جاتا ہے ان کے سر پر شدید چوٹ آتی ہے لیکن وہ اپنی چوٹ کا اظہار نہیں کرتی کہ اتنے ہجوم میں اگر وہ چوٹ کا بتائیں گی تو ان کا پردہ خراب ہو گا حتی کہ ان کے سر سے خون پاوں تک آجاتا ہے لوگ دیکھتے کہ آپا جی کے پاوں سے خون نکل رھا ہے چند خواتین آگے بڑھ ان کو دیکھتی ہیں تو اپنی جان اللہ کے سپرد کر چکی ہیں۔ڈاکٹر عبد الجبار شاکر کی طبیعت اور مزاج میں صبر و شکر درحقیقت ان کی والدہ کی تربیت کے مرہون منت تھا۔ بلکہ اسی تقوی کے حوالے سے ایک اور کیفیت جو نقل کی جاتی ہے کہ وہ مردوں سے تو پردہ کرتی تھیں ہی اس کے ساتھ ساتھ بے پردہ عورتوں سے بھی پردہ کرتی تھیں۔ڈاکٹر عبد الجبار شاکر رحمہ اللہ کے ایک چھوٹے بھائی عبد القیوم اور ایک چھوٹی بہن محمودہ بیگم بھی تھیں۔والدہ کی وفات کے کچھ عرصہ بعد ہی والد صاحب کی بھی وفات ہو جاتی ہے۔ گو کہ والد صاحب نے دوسری شادی بھی کی لیکن وہ شادی نہ چل سکی اور علیحدگی ہو گئی تھی۔اس کے بعد آپ نے کم عمری کے باوجود والدہ کی وفات کے بعد اور والد صاحب کی بیماری کی وجہ سے گھر کی ذمہ داری اٹھالی۔ اس مدت میں ڈاکٹر صاحب رحمہ اللہ نے بہت سخت وقت گزارا لیکن کبھی بھی ان کی زبان سے اس وقت کی شدت اور سختی پر کوئی شکوہ نہ سنا گیا۔ حتی کہ بسا اوقات قینچی سائیکل چلا کر تیل کے بھرے ہوئے کنستر کیئریر سے باندھ کر روزانہ پتوکی سے اپنے گاؤں حسین خانوالہ لے کر جاتے تھے اور اصل بات یہ ہے کہ سائیکل کی سیٹ پر بیٹھ نہیں سکتے تھے کہ کیونکہ پاوں پیڈل تک نہیں پہنچ پاتے تھے۔اسی دوران رشتے کے ایک چچا عبید اللہ بھٹی کو اطلاع ملی تو وہ گاوں چلے آئے اور انہوں نے بصد اصرار کالج میں داخلہ فارم پر دستخط کروائے۔ اسی طرح ڈاکٹر صاحب رحمہ اللہ ساہیوال گورنمنٹ کالج پہنچ گئے۔

تعلیمی سفر: ساہیوال میں جب ابو نے کالج کی لائبریری دیکھی تو ان کے من کی مراد بھر آئی۔گھر پر جتنی کتابیں تھیں وہ تو پڑھ چکے تھے اب کالج کی لائبریری کو شروع کیا تو پتہ چلا کہ زیادہ کتابیں ایشو نہیں ہوتی اور حوالے کی کتابیں تو بالکل ایشو نہیں ہوتی۔اب زیادہ سے زیادہ کتابیں کیسے پڑھی جائیں۔لائبریرین کو کہا کہ دوست مجھے کتابیں پڑھنے کے لیے اگر لائبریری میں بند کر کے چلے جایا کرو اور صبح آکر کھول دیا کرنا میں پوری ذمہ داری کے ساتھ لائبریری کی حفاظت کروں گا۔اس بھلے آدمی نے ابو کی بات مان لی اور کافی عرصہ ابو پوری رات لائبریری میں بند رہ کر اپنی

علمی پیاس بجھاتے رہے-زمانہ طالب علمی میں لاہور کا شاید کوئی کالج یا یونیورسٹی ہو جہاں ڈاکٹر صاحب رحمہ اللہ کا نام کی آوازنہ گونجتی ہو بس ایک کالج سے دوسرے کالج ایک اسٹیج سے دوسرا اسٹیج اور ٹرافیاں ہی ٹرافیاں-بقول معروف حکیم عبد الوحید سلیمانی:"شاکر صاحب ایک جگہ سے جیت کر دوسری جگہ پہنچتے تو پوچھتے موضوع کیا ہے اور پھر میدان ہمیشہ شاکر کے نام رہتا-امی بتاتی ہیں ٹرافیوں سے کئی بوریاں بھر گئیں تو شاکر صاحب نے وہ بیچ کر کتابیں لے لیں"-ڈاکٹر عبد الجبار شاکر رحمہ اللہ کے اس علمی سفر کی داستاں بھی بہت دل چسپ ہے۔اور وہ خود بیان کرتے ہیں کہ آج اگر میں اس مقام پر ہوں تو اس کا پس منظر میرے والد اور دادا ابو رحمہا اللہ تھے۔کہتے ہیں کہ خاندان کے بزرگوں نے فیصلہ کیا کہ ہر گھر اپنے ایک نوجوان کو دینی تعلیم کے لیے جامعہ رحمانیہ دلی بجھوائے گا-پورے خاندان میں سے تین نوجوان منتخب ہوئے-مولوی قادر بخش (جو ڈاکٹر صاحب رحمہ اللہ کے دادا تھے) نے اپنا بڑا بیٹا عبد العزیز (ڈاکٹر صاحب کے والد)، ایک اور نوجوان عبد الرحیم، جو بعد میں مولانا عبد الرحیم رحمانی کہلائے کئی مدارس میں تدریس کی اور بہت سارے علما کے استاد بنے۔ڈاکٹر صاحب رحمہ اللہ کے دادا اپنے وقت کے بہت قابل حکیم تھے-اور ان میں احراری فکر پائی جاتی تھی لیکن پاکستان بننے کے بعد اپنے بچوں میں پاکستان کی محبت کوٹ کوٹ کر بھری-اور یہی محبت آگے ان کی نسل میں بھی منتقل ہوئی۔ڈاکٹر صاحب رحمہ اللہ کی تربیت میں ان کے چچاجان مولانا عبد الکریم کا بھی بہت بڑا ہاتھ تھا۔انھوں نے اپنے بچوں سے بڑھ کر اپنے بھتیجے کی نگہداشت کی اور ڈاکٹر صاحب ہمیشہ ان کا ذکر نمناک آواز سے ان کے بے شمار احسانات کا ذکر کرتے تھے اور مختلف واقعات بیان کرتے تھے۔یہی وجہ تھی کہ ڈاکٹر صاحب رحمہ اللہ کی طبیعت میں خودداری بہت زیادہ تھی۔ساہیوال کالج میں زمانہ طالب علمی کے دوران وہاں ان کے رشتے دار بھی رہتے تھے لیکن اس کے باوجود انہوں نے لیکن انہوں نے کرائے کا کمرہ لیا-

اخلاقیات: ڈاکٹر صاحب رحمہ اللہ حقیقی معنوں میں نبوی اخلاق سے فیض یاب تھے جیسا کہ ان کی اہلیہ ایک واقعہ بیان کرتی ہیں جس کے راوی ان کے بیٹے ہیں: ایک دن صبح کے ناشتہ کے ساتھ چائے دی تو غلطی سے چینی کی بجائے نمک ڈال دیا آپ چائے پیتے رہے جب آخری گھونٹ کی تلخی ناقابل برداشت ہوگئی تو چھوڑ دیا۔جب انہوں نے پیالہ دیکھا اور کہا مولوی صاحب کھانے کی چیز کو چھوڑتے نہیں گناہ ہوتا ہے اور خود پینے لگیں جب نمک سے بھرپور ذائقہ زبان پر آیا تو کہا مولوی صاحب آپ نے بتایا نہیں کہ چائے میں چینی کی بجائے نمک ہے تو آپ کہنے لگے تم ہمیشہ میٹھی چائے پلاتی رہی ایک دن نمکین ہوگئی تو شکوہ کرنا اچھا نہ لگا-یہ صبر، حکمت اور زندگی کا اسلوب انہیں ورثے میں ملا تھا-

شادی اور اولاد: ڈاکٹر صاحب رحمہ اللہ کا نکاح 1966 میں ہوا تھا۔ڈاکٹر صاحب کی دو بیٹیاں اور چھ بیٹے تھے۔1969 میں اللہ تعالی بیٹی کی رحمت عطا کرتے ہیں بیٹی کا نام شائستہ ناہید رکھا جاتا ہے-اس کے بعد اللہ تعالی نے فوزیہ الماس کی صورت ایک اور رحمت عطا کی تو ڈاکٹر صاحب کی اہلیہ کو کچھ محسوس ہوا تو ڈاکٹر صاحب کہنے لگے:"اللہ مجھے چھ مزید بیٹیاں عطا کرئے تو میں پھر بھی اس کا شکر ادا کروں گا"۔اللہ کو اپنے بندے کے اخلاص سے کہی بات اتنی پسند آئی کہ اللہ تعالی نے انہیں چھ بیٹے عطا کیے۔بیٹوں کے نام درج ذیل ہیں: محمد صلاح الدین ایوبی، رفیع، محمد کبیر الدین رازی، محمد جلال الدین رومی، محمد جمال الدین افغانی، محمد نجم الدین فارانی۔

تدریسی سفر: ایم اے کے امتحان میں دوسری پوزیشن لی تھی اور اس کے فوری بعد 1968 میں پتو کی کالج میں بطور لیکچرار تعیناتی ہو گئی جہاں ڈیڑھ سال تدریسی فرائض انجام دیے۔ 1970 میں لیاقت پور تبادلہ ہو گیا۔ لیاقت پور میں دوران تدریس ایک بہت دلچسپ واقعہ رونما ہوا جس سے ان کے مزاج اور سلوک پر روشنی ڈالی جاسکتی ہے کہ انہوں نے کس طرح کی زندگی گزاری۔ "لیاقت پور میں ایک پروفیسر صاحب نے ابو کی شکایت پرنسپل سے کردی کہ شاکر صاحب بہت اونچا پڑھاتے ہیں پرنسپل نے ابو کو بلایا اور کہا کہ آپ کے متعلق یہ شکایت ہے کہ آپ بہت اونچا پڑھاتے ہیں ابو نے برجستہ کہا کہ میں کون سا غلط پڑھاتا ہوں جو آہستہ پڑھاوں-" اس طرح سے ایک شکایت کو مذاق میں ہی ختم کر دیا۔ لیکن اصل میں یہ زندگی کے ایک روپے کا نام ہے جس میں انسان اپنی زندگی کی قیمتی صلاحیتیں غیر ضروری مخالفت اور ضد سے ضائع کر دیتا ہے-ڈاکٹر صاحب رحمہ اللہ نے ساری زندگی کسی کی مخالفت میں وقت ضائع نہیں کیا۔ آخر کار 5 سال بعد ابو کا تبادلہ لیاقت پور سے شیخوپورہ کر دیا گیا۔ لیاقت پور کے پانچ سالوں میں ہی ان کے پاس اچھی خاصی تعداد میں کتابیں اکھٹی ہو گئی تھیں اب ان کی شیخوپورہ منتقلی ایک کھٹن مرحلہ تھا ٹرک کا انتظام کیا گیا کہ گھر کا سامان شیخوپورہ منتقل کرنا ہے ٹرک آکر گھر کے سامنے لگ گیا کتابیں رکھی جانی شروع ہوئیں کافی دیر یہ سلسلہ چلتا رہا تو ٹرک ڈرائیور کا صبر کا پیمانہ لبریز ہو گیا کہنے لگا "صوفی جی کوئی منجھی پیڑھی وی ہے جے کہ ردی ای لدی جانی جے"

دوم: ڈاکٹر عبد الجبار شاکر رحمہ اللہ کا علمی مقام و مرتبہ: ساہیوال کالج کے زمانہ طالب علمی نے ڈاکٹر صاحب کو بہت زیادہ متاثر کیا کہ اس وقت ساہیوال کے علمی ماحول نے دور دور شہرہ کیا ہوا تھا۔ اس ماحول نے ان کی صلاحیتوں کو اجاگر کیا- تحریر اور تقریر ہر دو صلاحیتوں میں انہوں نے اپنا لوہا منوایا۔ ساہیوال کالج کے مجلے کے جہاد نمبر اور ظفر علی خاں نمبر اس کا واضح ثبوت ہیں- اور خطابت تو آپ کو ورثے میں ملی تھی- ان کی مادری زبان پنجابی تھی لیکن اکثر تقریر اردو میں کرتے تھے اور ان کی تقریر سے لوگ انہیں اہل زبان سمجھتے- اس دور میں کالجوں کی حد تک آپ کی خطابت کا چرچا تھا- گاوں کے گھر میں آپ کے والد حکیم عبد العزیز کی ایک اچھی لائبریری تھی جو وہ اپنے زمانہ طالب علمی میں دلی سے لے کر آئے تھے آج بھی وہ کتابیں اور لکڑی کی الماری بیت الحکمت کی زینت ہیں-ڈاکٹر عبد الجبار شاکر رحمہ اللہ کے اکثر تعلقات کی بنیاد کتب بنی تھی، جہاں اطلاع ملتی کہ وہاں کتب کا ذخیرہ ہے تو تمام تر تکلیفات اٹھاتے ہوئے پہنچ جاتے تھے۔ جیسا کہ کچھ کتاب دوستوں سے سنا کہ سندھ کے دور دراز علاقے صحرائے تھر میں ایک علمی خانوادہ ہے جن کا کتاب دوستی پورے علاقے مشہور ہے بس یہ سننے کی دیر تھی ڈاکٹر صاحب رحمہ اللہ کراچی سے تقریبا چار سو کلومیٹر ٹوٹی سڑک کا دشوار سفر طے کرنے کے بعد اس کتب خانے پہنچتے ہیں۔ اسی طرح کراچی میں فضلی سنز اردو بازار کے مالک محمد ساجد صاحب کے ساتھ تعلقات کی بنیاد بھی یہی کتب بنی تھی بسا اوقات وہ اردو بازار میں واقع ان کے کتب خانے میں ہی بہت آرام سے زمین پر سو جاتے تھے۔ اسی طرح ایک مرتبہ سیرت النبی پر اسلام آباد میں مقابلے کے لیے اپنی کتب بھیجنی تھی کہ پاکستان میں سب سے زیادہ سیرت النبی پر کتابیں کس کے پاس ہیں- کام شروع ہو گیا کتابوں کی چھانٹی ہونے لگی خود اپنے ہاتھوں سے اس کی فہارس مرتب کی بلکہ ہر کتاب کو سیرت کے ذیلی عنوان کے تحت لکھا جا رہا ہے-ڈاکٹر صاحب رحمہ اللہ کے اس ذخیرہ کتب سیرت کو دس ہزار روپے کا پہلا انعام ملا تھا۔ اس پر کہنے لگے کہ یہ انعام تو سیرت کو ملا ہے اس لیے ان پیسوں سے مزید کتب سیرت خریدی جائیں گی- کتاب کے ساتھ ان کی محبت اتنی گہری تھی کہ وہ مفید

کتاب کے حصول کے لیے کسی بھی جگہ جانے کو تیار ہو جاتے تھے جیسا کہ ان کے صاحبزادے جمال الدین افغانی بیان کرتے ہیں: "ابو نے اپنی ساری زندگی فٹ پاتھ سے بھرپور فائدہ اٹھایا وہ کسی شہر یا ملک کا ہو- یقین کریں فٹ پاتھ کی عزت میں اضافہ کتابوں کے مرہون منت ہے- ابو زمانہ طالب علمی میں ہر کتاب پر اپنا نام اور تاریخ لکھا کرتے تھے پھر کتابوں کی تعداد میں اضافہ کی وجہ سے روک دیا- جوہری کی دکان سے وہ جواہرات نہیں مل سکتے جو فٹ پاتھ سے مل جاتے ہیں لیکن اس کے لیے جوہری جیسی نظر کا ہونا بھی ضروری ہے- میں ابو کے ساتھ کراچی صدر کے فٹ پاتھ پر تھا ابو کی نظروں اور گفتگو نے آدمی کو طلسم ہوش ربا کا منشی نول کشور والا فرسٹ ایڈیشن صرف 1500 روپے دینے پر مجبور کر دیا- کتاب ابو کی آنکھوں کی بینائی اور دل میں خون کی روانی کا دوسرا نام تھا- علامہ اقبال کے Six Lectures والا نسخہ جو جرمنی سے چھپا تھا اقبال کے دستخط کے ساتھ صرف 100 روپے میں خریدا- کتابوں کے حوالے سے حسرتیں بھی پالتے اقبال کی کتاب علم الاقتصاد کے پہلے ایڈیشن کی تلاش میں 35 سال کا طویل عرصہ لگا اقبال کی تمام کتابوں کے پہلے ایڈیشن اکھٹے کیے بلکہ کئی کتابوں کے تو پہلے دس دس ایڈیشن اکھٹے کیے-"

معاشرتی وسعت ظرفی: ڈاکٹر صاحب مسلک کے اعتبار سے اہل حدیث تھے لیکن وہ عملاً وسیع المشرب تھے علم اور تہذیب کی بات جہاں سے ملی فوری طور پر حاصل کی اور دین کے حوالے سے کوئی بھی کام کرتا اس کے ساتھ خصوصی لگاؤ رکھتے اور اس کے لیے دعا گو رہتے- ان کے اسی خوبصورت رویے کی وجہ سے ہر مسلک کے افراد ان سے محبت کرتے تھے اور احترام کرتے تھے جس کی مثال میں یہ واقعہ ان کے صاحبزادے بیان کرتے ہیں: "ابو کا بائی پاس آپریشن ہوا تو بہت لوگ تیمار داری کے لیے آئے ابھی ابو PIC ہی میں تھے کہ وارڈ کے باہر ایک شور سا مچ گیا سوچا کوئی VIP کسی مریض کا پتہ کرنے آیا ہو گا ابھی یہ سوچ ہی رہے تھے کہ وہ شخصیت دروازہ کھول کر اندر آ گئی ان کے باقی ساتھی باہر رک گئے انھوں نے اپنے مخصوص انداز میں اپنی انگلیوں کو بل دیتے ہوئے کہا کہ شاکر صاحب کیا یہ نہیں ہو سکتا کہ میں آپ کی جگہ آجاوں اور آپ میری جگہ آجائیں- ان کی انگلیوں میں بڑے نگینوں کی انگوٹھیاں اور ہاتھ میں قیمتی تسبیح تھی- اب تو آپ لوگ سمجھ گئے ہوں گے وہ کون تھے جی وہ معروف شعیہ ذاکر اور عالم علامہ طالب جوہری تھے کراچی سے آئے ہوئے تھے ابو کے آپریشن کا پتہ چلا تو خبر گیری کے لیے آ گئے۔" اسی طرح وہ ایک اور واقعہ سناتے ہیں: "ایک دفعہ عید کے دوسرے دن ایک بزرگ اپنے بیٹے کے ساتھ تشریف لائے انھوں نے کہا تم اپنے سسرال جاو میرا سسرال یہی ہے اور ہنس دیے، وہ دو یا تین دن ہمارے گھر شیخوپورہ رہے ایک ایک مخطوطہ صاف کر کے ان کے سامنے رکھتا جاتا وہ دیکھتے جاتے رات گئے تک کام کرتے صبح نماز کے لیے مسجد لے کر جانے کی ڈیوٹی میری تھی چھڑی پکڑ کر ایک ہاتھ میرے ہاتھ میں، سلیم شاہی جوتا- انھوں نے گلی میں کھڑے ہو کر پاوں سے جوتا اتار کر مجھے جوتا پہننا سکھایا- پہلے الٹا پاوں جوتے پر رکھ کر سیدھا جوتا پہنو پھر الٹا- یہ تھے ہمارے مولانا عبد الرشید نعمانی اور ان کے صاحب زادے ڈاکٹر عبد الشہید نعمانی- اگر میں یہ سارے واقعات لکھوں تو شاید میری حیات مستعار میں تو یہ مکمل نہ ہو گی-"

سوم: ڈاکٹر عبد الجبار شاکر رحمہ اللہ کے مکتوبات سیرت: پروفیسر ڈاکٹر عبد الجبار شاکر رحمہ اللہ محبت رسول کا مجسم اظہار تھے تمام عمر رسالت سے محبت قولی و عملی اور قلمی انداز میں ان کا سب سے بڑا تعارف بن چکا ہے۔ بلکہ اگر ان کے تحریر کردہ کلمات و مکتوبات کو بنظر غائر پڑھا

جائے اور سمجھا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے سیرت کے ساتھ محبت کو بغرض عقیدت ہی نہیں بلکہ اس میں تحقیق و جستجو اور اس کے ذریعے زندگیوں کو بدلنے کا عظیم کیسے ممکن ہے اس پر مکمل شرح و بسط سے کام کیا۔ اس کا مکمل اظہار تو ویسے ان کی تحریروں اور تقریروں دونوں سے ملتا ہے لیکن سردست ہم صرف ان کے مکتوبات کے حوالے سے بات کریں گے۔ اور حیران کن امر تو یہ ہے کہ جب ان کے تحریر کردہ مقدمات و تقریظات کو پڑھا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ ان کی سیرت و مشتملات سیرت پر کتنی گہری تحقیقی نظر تھی اور اس کی سب سے بڑی وجہ یہ تھی کہ وہ اسوہ حسنہ کے انطباقی پہلو سے کما حقہ واقف تھے۔ جیسا کہ اس کا اظہار درج ذیل فہرست سے ہو گا گو کہ یہ فہرست مکمل تو نہیں ہے لیکن اس سے اندازہ ضرور ہو جائے گا کہ وہ سیرت کو کس ہمہ جہتی انداز میں سمجھتے تھے اور اس کی آفاقیت و عالمگیریت کے کس طرح قائل تھے۔

تحقیقی و تنقیدی مقدمات:

اسوہ کامل	ڈاکٹر عبد الروف ظفر رحمہ اللہ	8صفحات
حضور صلی اللہ علیہ وسلم بحیثیت سپہ سالار	محمد فتح اللہ گولن	3صفحات
نشانات ارض نبوی	شاہ مصباح الدین شکیل	8صفحات
تدوین سیر و مغازی	قاضی اطہر مبارکپوری	16صفحات
عہد نبوی میں ریاست کا نشو و ارتقاء	ڈاکٹر نثار احمد	8صفحات
نقوش سیرت	ڈاکٹر شیر محمد زمان چشتی	9صفحات
رسول اکرم عسکری و دفاعی حکمت عملی	ڈاکٹر محمد ثانی	23صفحات
مولانا شبلی نعمانی بحیثیت سیرت نگار	ڈاکٹر ظفر احمد صدیقی	3صفحات
دنیا کے بہترین تریسٹھ سال	ڈاکٹر ظفر احمد صدیقی	8صفحات
اطلس سیرت نبوی	الدکتور شوقی ابو خلیل	14صفحات
پیغمبر امن و رحمت	ڈاکٹر عبد الغفور راشد	12صفحات
مہر نبوت	قاضی محمد سلیمان منصور پوری	12صفحات
پیغمبر اسلام اور اخلاق حسنہ	پروفیسر حافظ زاھد علی	14صفحات

مذکورہ بالا کتب پر انہوں نے تحقیقی و تنقیدی مقدمات لکھے ہیں جن کا اندازہ ان کے صفحات سے ہو جاتا ہے بالخصوص ڈاکٹر محمد ثانی پروفیسر فیڈرل اردو یونی ورسٹی کی کتاب بعنوان "رسول اکرم عسکری اور دفاعی حکمت عملی" پر ان کا مفصل مقدمہ نے کتاب کے مندرجات کو چار چاند لگا دیے ہیں جیسا کہ درج ذیل کلمات سے معلوم ہوتا ہے۔ "حربیات و عسکریات سیرت نبوی کا ایک اہم ترین و تابناک باب ہے قرآن مجید نے اسلام اور دعوت دین کی تمام سرگرمیوں اور اھداف میں جہاد کی روح کو پھونک دیا ہے یوں رضائے الٰہی کے حصول میں شریعت کے تمام امور اور ان کی

انجام دہی کے سارے اسالیب روح جہاد سے ہم کنار ہیں۔ جہاد باللسان، جہاد بالقلم، جہاد بالعلم، جہاد بالمال اور جہاد بالنفس کی طرح ایک موقع ایسا بھی آتا ہے جہاں جہاد بالسیف کی ضرورت پیش اٰاتی ہے جسے قرآن نے قتال کی اصطلاح سے تعبیر کیا" (01)

اس تحریر میں اختصار، جامعیت اور مقصدیت کا جو فصیحانہ وبلیغانہ اظہار ہو رہا ہے وہ اپنی مثال آپ ہے۔ مزید اس حوالے سے ھجرت مدینہ کے بعد قریش ویہود کے عسکری روابط پر تجزیاتی کلمات اور اس کا بھرپور پس منظر کا بیان شامل ہے اور ان کے تمام تحریر کردہ مقدمات وتقریظات کی سب سے اہم ترین بات جو عمومی طور پر مقدمات میں نظر نہیں آتی، کتاب کے موضوع وعنوان کی مناسبت سے ممکنہ تمام مصادر ومراجع کا ذکر زمانی اعتبار سے کرتے تھے کہ قاری اس استحضار پر حیران رہ جاتا ہے۔ جیسا اس موضوع کی مناسبت سے لکھتے ہیں کہ: "امام محمد بن حسن شیبانی رحمہ اللہ نے "السیر الصغیر" اور "السیر الکبیر" دو اہم ترین کتابیں لکھی۔" (02) اس کے بعد امام اوزاعی رحمہ اللہ نے "کتاب سیر" لکھی اور اس کے علاوہ بعد میں قاضی ابو یوسف رحمہ اللہ، حسن بن زیاد لولائی، محمد بن عمر الواقدی، داود بن علی اصفہانی، صالح بن اسحاق جرمی، سعید بن مغیرہ، صیاد مصیصی، ابراہیم بن محمد فرازی، محمد بن سحنون تنوخی، اور احمد بن کامل البغدادی نے اس موضوع پر قلم اٹھایا۔ (03) یہاں تک غیر مسلم سیرت نگار اور مستشرقین کی اس حوالے سے جو علمی جھود ہیں ان کا تعارف بھی مفصل کرواتے ہیں۔ اس موضوع کی مناسبت سے ڈاکٹر عبد الجبار شاکر رحمہ اللہ مقدمہ کے آخر میں عربی کی 35 کتب اور اردو کی 29 کتب کی مکمل فہرست پیش کرتے ہیں (04) اور آخر میں ڈاکٹر صاحب رحمہ اللہ اس کتاب کے مندرجات ومشتملات کا تجزیہ استدلالی انداز میں تحریر کرتے ہیں گویا کہ دریا کو کوزے میں بند کر دیا ہو۔ اسی طرح شاہ مصباح الدین شکیل حفظہ اللہ کی معروف کتاب "نشانات ارض نبوی" پر ان کا تحریر کردہ مقدمہ میں فن جغرافیہ کے حوالے سے سیرت کے بعض ایسے پہلوؤں کا ذکر کیا گیا جن کا ذکر اردو سیرت نگاری میں خال خال ملتا ہے جیسا کہ وہ لکھتے ہیں: "مطالعہ سیرت کے دوران میں اخبار وآثار، دیار وامصار، ملکوں، شہروں عمارتوں، وادیوں، بستیوں، قلعوں، غاروں، کنووں، چشموں، قبرستانوں، راستوں، صحراوں، نخلستانوں، سمندروں، دریاوں، جھیلوں، اور میدان ہائے جنگ کا ذکر ہوتا ہے ان سب اماکن اور آثار کی مطالعہ سیرت اور فہم سیرت میں بہت اہمیت حاصل ہے" یہ ذکر کرنے کے بعد تحریر کرتے ہیں کہ: اس نوع کا فنی لوازمہ زیادہ تر عربی میں ہے یا پھر چند کتب انگریزی زبان میں فراہم کی گئی ہیں مگر اردو زبان کا دامن اس موضوع سے بہت تنگ نظر آتا ہے (05) اور اس کتاب کے مقدمہ کے دوران 42 مختلف مورخین وسیرت نگار کی جھود کا ذکر کرتے ہیں جنھوں نے جغرافیہ نگاری میں کتب تحریر کی اور اسی طرح عصر حاضر میں بھی ایسی علمی وتحقیقی جھود عربی وار دو زبان کا تفصیلی ذکر کرتے ہوئے پھر آخر میں شاہ مصباح الدین شکیل صاحب کی اس کتاب پر جامع تبصرہ کرتے ہیں جس سے قاری کو مہمیز ملتی ہے کہ وہ سیرت طیبہ کا اس اعتبار سے بھی مطالعہ کرے۔ اسی ضمن میں ان کا ایک اہم ترین مقدمہ قاضی اطہر مبارک پوری رحمہ اللہ کی کتاب "تدوین سیرت و مغازی" پر لکھا گیا ہے جو کہ 26 صفحات پر پھیلا ہوا ہے اور فی الواقع یہ مقدمہ فی ذاتہ ایک مستقل تالیف ہے جس میں مرویات سیرت کی جمع و تدوین وتنقیح واستنباط کے ممکنہ تمام مراحل کا بھرپور تعارف کروایا اور ہر دور کی معروف اور نمائندہ کتب کا بھی باقاعدہ ذکر کیا ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کی فن سیرت پر مہارت کس کمال کی ہے۔

کتب سیرت پر تعارفی تقریظات:

1) اسلام پیغمبر اسلام اور مستشرقین مغرب کا انداز فکر	ڈاکٹر سید عبد القادر جیلانی
2) دروس سیرت	ڈاکٹر محمد سعید رمضان بوطی
3) سرور دو عالم	فضل کریم درانی
4) خطبہ حجۃ الوداع	ڈاکٹر نثار احمد
5) قرآن ناطق	سرجیت سنگھ لانبہ
6) سیرت رحمت عالم	ڈاکٹر ضیاء العمری
7) سیرت رسول قرآن کے آئینے میں	ڈاکٹر عبد الغفور راشد
8) نبی کریم اور خواتین	ڈاکٹر یاسین مظہر صدیقی

ان کتب پر عمومی طور پر تعارفی کلمات انتہائی مختصر تحریر کیے ہیں لیکن حسب سابق ان سے اس امر کو بخوبی اظہار ہو تا ہے کہ ان کی سیرت کی مختلف جہات پر کتنی مضبوط گرفت ہے اور مختصر کلمات میں اپنی بات کہہ دینے کا فن غالبا ان پر ختم تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان "خیر الکلام ما قل ودل" کا بہترین مصداق کہا جا سکتا ہے۔

دیباچے:

1) تجلیات نبوت	صفی الرحمن مبارکپوری
2) نبی کریم کے لیل ونہار	امام بغوی
3) رحمۃ للعالمین	قاضی محمد سلیمان منصورپوری
4) الصادق الامین	ڈاکٹر محمد لقمان سلفی
5) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسکراہٹیں	حافظ عبد الشکور
6) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آنسو	حافظ عبد الشکور
7) محبتیں الفتیں (رسول اللہ کا طریقہ تربیت)	سراج الدین ندوی
8) حیات سرور کائنات	ملا واحدی دھلوی
9) حضور صلی اللہ علیہ وسلم حرم میں	پروفیسر عبد الحمید ڈار
10) حیات طیبہ کا ایک دن	پروفیسر عبد الحمید ڈار
11) رہبر کامل صلی اللہ علیہ وسلم	مولانا عبد المجید سوھدری

12)	الرحیق المختوم صلی اللہ علیہ وسلم	صفی الرحمن مبارکپوری
13)	امام المجاھدین صلی اللہ علیہ وسلم	نذر الحسن نذر
14)	معجزات نبوی صلی اللہ علیہ وسلم	الشیخ عبد العزیز السلیمان
15)	سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم	ادارتی ٹیم دار السلام لاہور
16)	حیات مسیح اور ختم نبوت	نور محمد قریشی
17)	تعلیمات نبوی اور آج کے زندہ مسائل	ڈاکٹر سید عزیز الرحمن
18)	مدنی معاشرہ عہد رسالت میں	ڈاکٹر اکرم ضیاء العمری
19)	حضور صلی اللہ علیہ وسلم بحیثیت سپہ سالار	فتح محمد گولن
20)	ہادی عالم	محمد علی رازی
21)	اسلام اور سیرت النبی	ڈاکٹر لیاقت علی نیازی

ان تمام کتب پر ڈاکٹر عبد الجبار شاکر رحمہ اللہ کے بطور دیباچے کلمات بہت قیمتی اور جامع ہیں جیسا کہ "رحمۃ للعالمین" قاضی سلیمان منصور پوری رحمہ اللہ پر لکھا گیا یہ پیراگراف اردو زبان کی فصاحت و بلاغت کا اعلی شاہکار ہے:"اس جلد کا دیباچہ سید سلیمان ندوی کے قلم سے لکھا گیا۔ اس کارنامہ سیرت کا مطالعہ کرتے ہوئے قدم قدم پر ان کی وسعت مطالعہ، زبان دانی، استخراج نتائج، نقد و درایت، حزم و احتیاط، زور استدلال منہج تحقیق اور اسلوب کی سادگی و شیفتگی کا احساس ہوتا ہے۔ جہاں تک ان کے مصادِ سیرت کا تعلق ہے انہوں نے قرآن و حدیث اور عربی زبان میں سیرت و مغازی کی کتب کے علاوہ قدیم صحف سماوی، غیر آسمانی مذہبی کتب، تاریخ و جغرافیہ، انساب و رجال، ادب و شاعری، اور مستند حوالہ جاتی ادب کا وسیع و عمیق مطالعہ کیا ہے۔ سنین و مقامات کے تعین صحیح اعداد و شمار کی پیش کش اور وقائع سیرت کی روشنی میں ابھی تک کوئی کتاب سیرت کا اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی"۔(06) یا پھر ملا واحدی دھلوی (ملا احمد واحدی کا اصل نام سید محمد ارتضیٰ تھا 17 مئی 1888ء میں پیدا ہوئے۔ معروف ادیب اور صحافی تھے۔ خواجہ حسن نظامی کے معروف شاگرد تھے۔ ماہنامہ "زبان" دہلی، ماہنامہ "وکیل" امرتسر، ہفتہ وار "وطن" لاہور اور روزنامہ "پیسہ اخبار" لاہور جیسے اخبارات و جرائد میں لکھتے رہے۔ قیام پاکستان کے بعد ملا واحدی پاکستان چلے آئے اور پھر یہاں سے جنوری 1948ء میں کراچی سے "نظام المشائخ" از سر نو جاری کیا جو 1960ء تک جاری رہا۔ انہوں نے روزنامہ نوائے وقت میں برسوں تاثرات کے نام سے ایک کالم لکھا جسے بعد میں کتابی شکل بھی دی گئی۔(07) کی کتاب "حیات سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم "(تین جلدوں پر مشتمل مفصل سیرت) جس کی طباعت جدید آپ نے کروائی۔ اس کی باقاعدہ طباعت و تحقیق کا اہتمام تو ایک طرف رہا اس کتاب پر ان کا لکھا گیا دیباچہ ہی اپنی جگہ انتہائی قیم معلومات پر مشتمل ہے بالخصوص اس میں عربی و اردو و فارسی تینوں زبانوں میں ابتدائی سیرت نگاری کی مکمل و جامع تفصیل قاری کو ڈاکٹر صاحب کے علمی رعب میں گرفتار کر لیتی ہے۔ یہ تفاصیل 21 صفحات پر پھیلی ہوئی ہیں اور برصغیر پاک و ہند میں سیرت نگاری کے

حوالے سے مرویات میلاد پر تحقیقی و علمی کلمات گو مختصر ہیں لیکن کافی وشافی ہیں۔ کہ جو شخص کتب میلاد پر کچھ لکھنا چاہے تو اسے ابتدائی معلومات ان چند صفحات سے مل جائیں گی جن سے اس کی تحقیقی فکر کو جلا مل جائے گی۔ ان میلاد ناموں پر مبنی سیرت نگاری پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں :"ان میلاد ناموں کو چونکہ مجالس اور محافل میں پڑھا جاتا ہے اس لیے مولود خواں انہیں زیادہ سے زیادہ جاذب بنانے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ ان میلاد ناموں کی تحریک آپ ﷺ کے ساتھ گہری محبت اور عقیدت کے باعث ہوتی ہے اس لیے مولود خواں اس کو خیر جوئی حصول ثواب اور شفاعت طلبی کے انداز میں پیش کرتا ہے۔ ایسے تمام میلادی ادب میں واقعات کی صحت اور درستی سے زیادہ تعلق نہیں رکھا جاتا اسی باعث ان میں کثرت سے ضعیف اور موضوع روایات رواج پا گئی ہیں بلکہ بعض میلاد ناموں میں مقامی تمدنی اور ثقافتی اثرات اس درجہ راہ پا گئے کہ ان میں مقامی ماحول حجاز اور حرمین کے بجائے کاشی اور متھرا کا دکھائی دیتا ہے۔ جیسا کہ اس شعر میں ہے "(08)"سمت کاشی سے چلا جانب متھرا بادل"۔ اس نوع کا میلادی ادب تحقیقی اعتبار سے کمزور اور ناقص ہونے کے باوجود عامۃ الناس میں بہت مقبول رہا ہے مولد، مولود، اور میلاد کے لفظوں کو ذخیرہ حدیث میں تلاش کرنے کی کوشش کی گئی ہے اور جہاں کہیں کسی بھی علمی یا واقعاتی رعایت سے اس لفظ کو استعمال کیا گیا اسے میلاد ناموں کے جواز کے طور پر ایک دلیل قرار دے دیا گیا۔ یہی باعث ہے کہ ارباب علم اور اصحاب دین کے ہاں ان میلاد ناموں میں پیش کیے جانے والے لوازنامے وہمیشہ کمزور اور تاریخی اعتبار سے ضعیف قرار دیا گیا ہے"(09)

کتب نعت و منظوم سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم:

1) بلغ العلی بکمالہ — خورشید ناظر
2) دیوان حسان بن ثابت — سیدنا حسان بن ثابت
3) فیوض الحرمین (نعتیہ مجموعہ کلام) — عطاء الرحمن شیخ
4) اسماء النبی صلی اللہ علیہ وسلم — ابو الامتیاز ع س مسلم

منظوم سیرت نگاری سیرت نگاری کا ایک اہم ادبی جزو و پہلو ہے۔ جو کم و بیش دنیا کی ہر اس زبان میں ہے جس میں سیرت نگاری کی گئی ہو سر دست اردو زبان کی مذکورہ بالا چار کتب کا انتخاب اس بنیاد پر کیا گیا کہ ان کے تعارفی کلمات و مقدمہ ڈاکٹر عبد الجبار شاکر رحمہ اللہ کے قلم بے مثال سے تحریر ہوئے بالخصوص خورشید ناظر (10) "بلغ العلی بکمالہ "(11) پر تحریر کردہ مقدمہ 48 صفحات پر مشتمل ہے۔ جس کا خلاصہ علامہ اقبال کا یہ شعر ہو سکتا ہے: چشم اقوام یہ نظارہ ابد تک دیکھے رفعت شان "ورفعنا لک ذکرک" دیکھے (12) اور خوریشد ناظر کی نعتیہ شاعری پر آپ کا طویل تبصرہ تو ایک طرف رہا یہ مختصر جملے ہی کافی ہیں۔ لکھتے ہیں کہ :"خورشید ناظر نے اس منظومہ ءسیرت کے لیے عروضی سطح پر بحر ہزج (مفاعیلن) کا انتخاب کیا ہے جس نے اشعار کی روانی، شگفتگی، برجستگی اور نغمگی میں گراں قدر اضافہ کیا ہے۔ ساڑھے سات ہزار کے اس بیانیہ میں از اول تا آخر ایک عجیب کیف و مستی کا سماں چھایا ہوا ہے۔ مضامین ابر رحمت بن کر اس پر برسے ہیں اور صنائع بدائع نے اپنے سارے جواہر اس پر نچھاور کیے ہیں۔ "(13) اس کی ابتدائی تحریر میں لکھتے ہیں کہ :"قرآن مجید سیرت نبوی کا سب معتبر اور مستند ماخذ ہے۔ اس کی سینکڑوں آیات میں

آپ کی مدح وتوصیف اور کارنامہ نبوت کی تفصیلات پیش کی گئی ہیں۔اہل علم کے ہاں قرآن مجید کی بے مثل فصاحت وبلاغت کے باعث یہ ایک علمی بحث موجود رہی ہے کہ اپنے مثالی ادبی اسلوب اور اعجاز بیان کے لحاظ سے یہ مقدس صحیفہ نثر کا نمونہ ہے یا نظم کے پیرائے میں لکھا گیا ہے۔اس میں بیک وقت نظم کی لطافتیں اور نفاستیں موجود ہیں اور سنجیدہ نثر کے خصائص بھی موجود ہیں"(14)اس میں ڈاکٹر صاحب رحمہ اللہ حسب معمول اس مجال میں ایک اہم ترین بنیادی مصدر کا ذکر کیا۔ڈاکٹر محمد احمد درنیقہ(15)نے"معجم الاعلام شعراء المدح النبوی"(16)جس میں 454 عرب شعراء کا ذکر کیا۔اسی طرح ایک اور کتاب جو ڈاکٹر محمد التونجی نے لکھی جس کا نام"شاعرات فی عصر النبوۃ"(17)ہے۔اس حوالے سے اسلام میں شعر وشاعری کا مقام کیا ہے اس پر مفصل تحقیق رقم کی ہے اور اس میں مسلم وغیر مسلم شعراء کا مفصل تعارف ومحاسن بھی بیان کیا۔اور عربی واردو وفارسی تینوں زبانوں میں منظوم سیرت نگاری یا سیرت کی کسی خاص صنف پر طبع آزمائی کی گئی ہو ایسی تمام تالیفات و تصنیفات کا ذکر خیر اس مقدمہ میں بیان کیا ہے۔اور اسی تحقیقی وعلمی گفتگو کو مزید ایک کتاب کے مقدمہ"اسماء النبی صلی اللہ علیہ وسلم" میں بھی بیان کیا گیا جو کہ معروف سیرت نگار ابو الامتیاز ع س مسلم کی منظوم سیرت نگاری پر مشتمل کتاب ہے۔اسی طرح ڈاکٹر عبد الجبار شاکر رحمہ اللہ نے پنجابی اور انگریزی زبان کی کچھ کتب سیرت پر مقدمات تحریر کیے جن کی تعداد تقریبا12 کے قریب ہے۔پنجابی میں دو کتب جن کے نام درج ذیل ہیں۔

1) النبی الکریم صلی اللہ علیہ وسلم — میاں ظفر مقبول
2) یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم — اقبال زخمی

اور انگریزی زبان میں 8 کتب ہیں جن کے نام درج ذیل ہیں:

1) Muhammad , the messenger for the mankind , by professor zulfiqar awan
2) Muhammad , the messenger for the mankind,
3) Muhammad the prophet par excellence and the divine origin of the Quran by Muhammad aslam
4) Muhammad glorious galaxy 01, by professor zulfiqar awan
5) Muhammad glorious galaxy 02, by professor zulfiqar awan
6) Muhammad momentous martyrdom Muhammad by professor zulfiqar awan
7) Muhammad might for muslims Muhammad by professor zulfiqar awan
8) Messenger of Allah Muhammad, by professor zulfiqar awan

حوالہ جات:

1) پروفیسر عبد الجبار شاکر، مرقع سیرت، کتاب سرائے، لاہور 2011، ص79
2) پروفیسر عبد الجبار شاکر، مرقع سیرت، کتاب سرائے، لاہور 2011، ص93
3) پروفیسر عبد الجبار شاکر، مرقع سیرت، کتاب سرائے، لاہور 2011، ص84
4) پروفیسر عبد الجبار شاکر، مرقع سیرت، کتاب سرائے، لاہور 2011، ص92تا95
5) شاہ مصباح الدین شکیل، نشانات ارض قرآن، فضلی سنز، کراچی، 2005، ص9
6) قاضی سلیمان سلمان منصور پوری، رحمۃ اللعالمین، مکتبہ اسلامیہ، فیصل آباد، 2015، ص9
7) محمد حامد سراج۔ نامور ادیبوں کی آپ بیتیاں، بی سی، 2018، ص193

8) ملا واحدی دہلوی، حیات سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم، نشریات، لاہور، 2008، ص 12

9) ملا واحدی دہلوی، حیات سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم، نشریات، لاہور، 2008، ص 14

10) ایک مشہور و معروف نعت گو شاعر جن کا تعلق بہاولپور سے تھا، "حرفِ اول" از پروفیسر عبد الجبار شاکر، بلغ العلےٰ بکمالہ۔ خورشید ناظر، نشریات، لاہور ۲۰۰۸ء، صفحہ ۶۲

11) یہ کتاب حضرت محمد کی منظوم سیرتِ پاک ہے۔ یہ کتاب منفرد انداز میں تکمیل کو پہنچی ہے۔ ساڑھے سات ہزار (۷۵۰۰) سے زیادہ اشعار پر مشتمل ہے جسے بحرِ ہزج مثمن سالم میں مکمل کیا گیا ہے۔ کتاب چھپن (۵۶) ابواب اور پانچ سو (۵۰۰) سے زیادہ ذیلی عنوانات پر مشتمل ہے۔ خاص بات ہے کہ ابواب کے نام و ذیلی عناوین مصرعوں پر مشتمل ہیں

12) علامہ اقبال، جواب شکوہ، منبر پبلشر، لاہور، 1999، ص 19

13) "جہالت کے زمانے کے عجب حالات ملتے ہیں" مشمولہ بلغ العلےٰ بکمالہ، خورشید ناظر، نشریات، لاہور، ۲۰۰۸ء، صفحہ ۷۵

14) بلغ العلےٰ بکمالہ، خورشید ناظر، نشریات، لاہور، ۲۰۰۸ء، صفحہ 16

15) عرب دنیا کے معروف محقق جنھوں نے مختلف مجالات میں معاجم ترتیب دیں

16) دار ھلال دمشق کی طبع سب سے بہترین ہے جو کہ 2003 میں طبع ہوئی تھی جس کے صفحات کی تعداد 479 ہے

17) دار المعرفۃ للطباعۃ والنشر بیروت کی طبع سب سے بہترین ہے جو کہ ایک جلد میں ہے اور صفحات کی تعداد 290 ہے اور اس میں 211 شاعرات کا ذکر کیا گیا ہے۔

1) Pro. Abdul Jabbar Shakir, muraqqai-e-seerat, kitab sarai, Lahore, 2011, page: 79
2) Pro. Abdul Jabbar Shakir, muraqqai-e-seerat, kitab sarai, Lahore, 2011, page: 93
3) Pro. Abdul Jabbar Shakir, muraqqai-e-seerat, kitab sarai, Lahore, 2011, page: 84
4) Pro. Abdul Jabbar Shakir, muraqqai-e-seerat, kitab sarai, Lahore, 2011, page: 92 to 95
5) Shah misbah-ud-din shakil, nishanaat arz-e-quran, fazlii sons, Karachi, 2005,, page: 09
6) Qazi sulaiman salman mansoor puri, rahmatull-aalameen, maktaba islamia, Faisalabad, 2015, page9
7) Muhammad hamid siraj, namwar adeeboon ki aapbeetian, BC, 2018, page: 193
8) Mulla wahidi dahlwi, hayat sarwar-e-kainaat, nashriyaat , Lahore, 2008, page : 12
9) Mulla wahidi dahlwi, hayat sarwar-e-kainaat, nashriyaat , Lahore, 2008, page : 14
10) Very famous Pakistani naat khawaan is belonged to Bahawalpur, Harf-e-Awwal, Pro. Abdul Jabbar Shakir, *mashmoola balaghal ulaa baykamalhee,* khursheed nazir, nashriyaat, Lahore, 2008, page: 62

11) یہ کتاب حضرت محمد کی منظوم سیرتِ پاک ہے۔ یہ کتاب منفرد انداز میں تکمیل کو پہنچی ہے۔ ساڑھے سات ہزار (۷۵۰۰) سے زیادہ اشعار پر مشتمل ہے جسے بحرِ ہزج مثمن سالم میں مکمل کیا گیا ہے۔ کتاب چھپن (۵۶) ابواب اور پانچ سو (۵۰۰) سے زیادہ ذیلی عنوانات پر مشتمل ہے۔ خاص بات ہے کہ ابواب کے نام و ذیلی عناوین مصرعوں پر مشتمل ہیں

12) Muhammad Iqbal, jawab shikwa, minbar publisher, Lahore, 1999, page: 19
13) Jihalat kay zamanay kay ajb halaat miltay hien, *mashmoola balaghal ulaa baykamalhee,* khursheed nazir, nashriyaat, Lahore, 2008, page: 75
14) khursheed nazir, *balaghal ulaa baykamalhee,* nashriyaat, Lahore, 2008, page: 75
15) very famous Arab Islamic scholar how wrote some encyclopedias in different Islamic fields
16) authenticated publication of this book by darul hilal in 2003 and consist 479 pages
authenticated publication of this book by darul darul marifa berut and consist 290 pages and consist 211 poetess.

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License